بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

یوم دوشنبہ

قادیان

الفضل

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۱۵ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش	۲۹ شوال ۱۳۶۶ھ	۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۱۴

مدینۃ المسیح

۱۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ کسی قدر نقاہت باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آؤ ہم پھر خدا تعالیٰ کے حضور چلائیں

اور اپنے آنسوؤں سے اپنی سجدہ گاہ کو تر کر دیں

"اول یہ کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس میں تو ہمارے لئے کسی شک کی گنجائش ہی نہیں۔ دوم یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح ادا کرنے والا ہے۔ اس میں بھی ہمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے۔ تو یہی کہ کوتاہی ہم سے ہوئی۔ اور ہماری غلطیوں سے کامیابی میں دیر ہو گئی۔ اور مخالفتوں میں ترقی ہو گئی۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اور اپنے فرائض کو یاد رکھتے ہوئے ان تمام تدابیر کو اختیار کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ ان میں سے بہت بڑی تدبیر دعا اور انابت الی اللہ کی ہے۔ دنیوی سامان اور دنیوی تدابیر جہاں جا کر رہ جاتی ہیں۔ جہاں پہنچ کر وہ بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ جہاں وہ بعض وقت مضحکہ خیز بن جاتی ہیں۔ وہاں صرف دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے۔ جو آسمان سے فرشتوں کی فوج لے آتا ہے۔ اور زمینی روکوں کو دور کر کے شرارت کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ ....

ان دنوں میں مل کر بھی اور انفرادی طور پر بھی ایسی دعائیں کی جائیں۔ جو عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ تا خدا تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے۔ کہ ساز و سامان سے تیار ہو جاؤ۔ اور جاؤ کہ دنیا کے پردے پر میرے کچھ مظلوم بندے ہیں۔ انہیں کمزور سمجھ کر کچھ طاقتور حکام اور اکثریت کے نمائندے ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ ان کے دل غم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور آنکھیں اشکوں سے پر ہیں۔ وہ تھوڑے ہیں۔ اور بے کس دنیا کے پردہ پر کوئی ان کا والی نہیں۔ ہر قوم ان سے اس لئے دشمنی کر رہی ہے۔ کہ انہوں نے میری آواز کیوں سنی۔ اور میری پکار پر لبیک کیوں کہا۔ میں ان کی آواز سنوں گا۔ اور ان کی پکار کو بیکار نہیں جانے دوں گا۔ بے شک دنیا داروں کی نگاہ میں وہ بیکس ہیں مگر انہیں کیا معلوم کہ میں ان کا والی ہوں۔ اور میں ان کا حامی ہوں۔ تم جاؤ اور ان کے مخالفوں کو دنیا سے مٹا دو۔ خواہ دلوں میں تبدیلی پیدا کر کے اور ہدایت بخش کر یا ضد کی صورت میں ان کے گھروں پر میری لعنت برسا کر اور میرا عذاب نازل کر کے ....

اے ہمارے خدا۔ اے ہمارے آقا۔ اے بے کسوں کے والی۔ اے مظلوموں کے حامی۔ تیری یہ دنیا ظلم اور جور سے ناپاک ہو گئی ہے۔ اپنے فرشتوں کو بھیج کر توبہ کے پانی یا عذاب کی آگ سے اس کو پاک کریں۔ کہ اب اس دنیا میں ایک ایک دن کی رہائش ہمارے لئے عذاب ہے۔ تیرا وعدہ تھا کہ تو اسے ہمارے لئے جنت بنائے گا۔ اے سچے وعدوں والے تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تجھے تیرے ہی جلال کی قسم دیتے ہوئے ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے زخمی دلوں پر ہمدردی کا مرہم لگا۔ اور اس دنیا کو جو ہمارے لئے خاردار جنگل بن گئی ہے۔ اپنی محبت کا گلزار بنا دے۔ اور ہمیں وہ تقوےٰ بخش جس سے تیرا نہ ختم ہونے والا وصال ہمیں حاصل ہو۔ اور وہ ہمت بخش کہ جس سے تیرے روٹھے ہوئے بندوں کو ہم منا کر واپس لا سکیں۔ اے آقا تجھ میں سب طاقتیں ہیں۔ اور ہم میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تیرا در نہ کھٹکھٹائیں تو کہاں جائیں۔ تجھ سے نہ مانگیں۔ تو کس سے مانگیں۔ رحم کر۔ رحم کر۔ رحم کر۔ کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ اے ہم تیرے دروازے کے ابدی بھکاری۔ آمین یا رب العالمین۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

"پس آؤ۔ اس رحمت کے دروازہ میں جو خدا نے کھولا ہے۔ داخل ہو جاؤ۔ جو سوائے تمہارے کسی کو میسر نہیں۔ آج اجابت دعا کے دروازے صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو حقیر مت سمجھو۔ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں۔ اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے۔ خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے تو وہ تمہیں توفیق دیگا۔ کہ اپنے آسمانی باپ کا ورثہ حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے۔ تو اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ خالی منہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ دل کے خون کے چھینٹے دو گے۔ تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے۔ ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں۔ وہ انتظار کریں گی جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ انہیں لینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہے جلد حاصل کر لو۔ اور چاہے ملتوی کرا لو۔"

(الفضل اپریل ۱۹۳۶ء)

"میں نے ابھی بہت سی پرخار وادیوں میں سے گذرنا ہے۔ جن کے پاؤں نازک ہیں وہ ابھی سے چھوڑ دیں وہ عبث دوستی کا دم بھرتے ہیں۔" (حضرت مسیح موعود)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جماعت کے لئے خوشی اور فخر کا مقام

خدا کی راہ میں تکلیف پانا عزت ہے

"حقیقی عزت وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حضور حاصل ہو۔ دنیاوی عزتیں تو محض جھوٹ اور فریب ہیں۔ سجدہ کو دیکھو وہ بظاہر کیسی ذلت کی حالت ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ۔ سجدہ میں چونکہ زمین پر سر رکھ دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ بظاہر ذلت کی صورت ہے۔ لیکن حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے نیچے کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص دنیاوی نقطۂ نگاہ سے بلند ہونا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو بلندی سے نیچے کی طرف لے جاتا ہے۔ فرعون نے ہامان سے کہا تھا۔ کہ مجھے ایک محل بنا دو۔ جس پر چڑھ کر میں ذرا موسیٰ کے خدا کو تو دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ عجیب سلوک کیا۔ اس کو بحر قلزم میں اپنا وجود دکھایا۔ یعنی چونکہ وہ اوپر کو جانا چاہتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے کہا۔ کہ تو اوپر کو کیا جاتا ہے۔ میں تم کو نیچے ہی اپنا وجود دکھا دیتا ہوں۔ پس فرعون جو اوپر کو جانا چاہتا تھا۔ اسے خدا تعالیٰ نے نیچے کی طرف لے گیا۔ لیکن مومن خدا تعالیٰ کے لئے نیچے کی طرف جانا چاہتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اونچا کرتا ہے......

ہماری جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہمارا یہ زمانہ خوشی اور فخر کا مقام ہے۔ یہ زمانہ تو پہلوں کے نصیب میں بھی نہیں۔ اس لئے ہمارے دلوں میں ہمیشہ یہ حسرت رہا کرتی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیاء کے صحابہ کو تو تکالیف اٹھانے اور قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ مگر ہم کو یہ نعمت نصیب نہ ہوئی۔ پس ہم کو ... جو ... مشکلات میں ... اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ ... پوری کر دی۔ ہماری جماعت کو ہمیشہ سوچنا چاہیئے۔ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم مصائب کو کس نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ ہمیں انہی کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہے...... صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نزدیک مصائب اور قربانیاں صرف کھڑکیاں تھیں جن میں سے وہ اپنے محبوب کو جھانکتے تھے۔ غرض مومن خدا تعالیٰ کے راستے میں پیش آمدہ تکالیف کو انعام سمجھتا ہے اور جو ان تکالیف کو انعام نہیں سمجھتا۔ وہ اپنے دل میں ایمان رکھتا ہی نہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ تکالیف اور مصائب کو اسی نقطۂ نگاہ سے دیکھے۔ کہ یہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہیں۔ ہم کو تو صرف گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور کچھ تھوڑی سی تکالیف دی گئی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو تو گالیاں بھی دی گئیں۔ اور انہیں قتل بھی کیا گیا۔ اور جلا وطن بھی کیا گیا۔ حتیٰ کہ عورتوں تک کو شدید ابتلاؤں سے گذرنا پڑا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک صاحبزادی کے خاوند نے اس وجہ سے ... روانہ کر دیا۔ کہ مکہ والے ان کو تکلیف دیتے تھے۔ ان پر بزدل کفار نے حملہ کیا اور سواری سے گرا دیا۔ اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ اسی صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ اور اسی تکلیف کی وجہ سے وہ آخر فوت ہو گئیں۔ پس خدا کی راہ میں تکلیف پانا عزت ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم عزت کے لئے ہی پیدا کئے گئے تھے۔ اگر یہ چیزیں عزت نہ ہوتیں۔ تو آپ کو ہرگز ان باتوں سے واسطہ نہ پڑتا۔ پس ہم کو اس بات سے خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس قابل سمجھا ہے۔ کہ ہم گالیاں کھائیں اور پتھر ہم پر برسیں۔ ہم کو تو نہیں چاہیئے کہ ایسے مواقع ہم اللہ تعالیٰ سے خود طلب کریں۔ لیکن اگر خود بخود ایسے مواقع پیش آ جائیں۔ تو گھبرانے کی بجائے خوش ہونا چاہیئے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے تکالیف اٹھانا نعمت سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے۔ ماں کو دیکھ لو۔ جب وہ بچے کو کہتی ہے۔ کہ میں تجھے پھینک دوں۔ اگر بچہ آگے سے خاموش ہو رہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے یہ امر منظور ہے۔ تو ماں اس بچے کو گرانے کی بجائے ... اٹھا لیتی اور پیار کرتی ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ عزت اور ذلت کا معیار وہی رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ نہ کہ اپنی طرف سے ایک چیز کو عزت اور دوسری کو ذلت سمجھ لیں کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص لوگوں کی ظاہر بین نظروں میں ذلیل ہو۔ وہی شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہو۔"

(خطبہ جمعہ الفضل مورخہ ۹ اگست ۱۹۴۷ء)

قادیان دارالامان

(۱)

کیا کہیئے اپنا حال بہت زار ہم ہوئے	اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے
محصور ہو کے رہ گئے کنج خمول میں	محروم ریل ڈاک خط و تار ہم ہوئے
اشیائے خورد و نوش کا ملنا محال ہے	ہر وقت کے فتن سے پر آزار ہم ہوئے
اف کس قدر پناہ گزینوں کا ہے ہجوم	یہ بے کسی جو دیکھی دل افگار ہم ہوئے
جو دیکھتے ہیں پھر نہ دکھائے خدا کبھی	اللہ ترے حضور نگونسار ہم ہوئے
یہ فتنہ و فساد مٹے امن ہو نصیب	آنے نہ پائے حزن مری جان کے قریب

(۲)

شکر خدا کہ دل ہے نہایت ہی مطمئن	یاد خدا و خدمت خلقت ہے رات دن
بیٹھے ہیں کوئے یار میں دھونی رمائے ہم	الطاف کردگار پہ نظریں جمائے ہم
جو عہد کر چکے ہیں اسے ہم نبھائیں گے	جو کچھ بھی ہو سہینگے نہ ہرگز کراہیں گے
وعدہ کیا خدا نے کہ فتح مبین ہے	پورا ضرور ہو کے رہے گا یقین ہے
یہ باغ پر بہار رہے گا اخیر تک	آنے نہ پائے وسوسہ کوئی ضمیر تک
ہے فرض استقامت و طاعت مطاوعت	مظلوم بن کے رہنا بجرأت مقاومت
طفل و جواں ہیں اپنے فرائض پہ کاربند	خدمات مخلصانہ ہیں اللہ کے پسند
بوڑھے دعائیں کرتے ہیں اس ذوالجلال سے	اس شہر کی بلائیں الٰہی تو ٹال دے

ہے ذات پاک حافظ و ناصر تمام کی
الکمل ہیں مستجاب دعائیں امام کی

آکمل عفی عنہ

حفاظت مرکز

جنگ کی اب چل رہی ہے منجنیق
کٹ رہا ہے مر رہا ہے ہر فریق
کر حفاظت مرکز اسلام کی
یا حفیظ یا عزیز یا رفیق

شامی صحافت میں احمدیت کی عظیم الشان اسلامی خدمات کا تذکرہ

اتحادی اقوام کی انجمن اور جماعت احمدیہ

(از جناب شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد احمدیت دمشق)

دمشق کا روزنامہ "المنار" نمبر ۱۱۹ کی اشاعت میں "العالم الاسلامی" کے عنوان سے ایک طرف مسجد میناروں و گنبدوں کے نقش و نگار اور دوسری طرف کھجور کے درختوں کی تصویر دیتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"انگریزی مصنف مسٹر ہارکورٹ دا برٹس نے ایک مقالہ "المسلمون فی الھند" ہندوستان کے مسلمان کے عنوان سے رقم فرمایا ہے جس میں آپ تحریر کرتے ہیں:۔

مجلس اتحادی اقوام اور احمدیت

اس اثنا میں جب کہ معقول تعداد میں تمام دنیا کے نمائندے پیرس، لندن اور نیو یارک میں مسائل عالمیہ کے حل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں مخلص مسلمانوں کی ایک جماعت لندن کی ایک عظیم عمارت واقعہ ساؤتھ فیلڈز میں جمع ہوتی ہے۔ ان صاحبان کا بھی حقیقی مقصد ابنائے آدم کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا ہے۔ لندن کی اس مسجد میں جس کو جماعت احمدیہ نے تعمیر کیا ہے۔ آپ مسلمانان ٹرکی، عرب، ایران، افریقہ ہندوستان اور یورپ کو جمع ہوتا پائیں گے اور وقتاً فوقتاً مسلمانان عالم جو لندن میں تشریف لاتے ہیں۔ ہم ان کے اعداد و شمار لسٹ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کے گنبد کے نیچے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی امامت میں جو اس مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے وقت سے ساتویں امام ہیں۔ مومنین کی جماعت فریضہ نماز ادا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور بڑے خضوع و خشوع سے دعا کرتے ہیں۔ تاکہ دنیا میں سلامتی کا دور دورہ ہو۔ اور دنیا حقیقی خدا پر ایمان لائے۔ یہ لوگ فریضہ صلوٰۃ کی ادائیگی پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اس عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے بڑی جدوجہد سے فرائض مفوضہ بھی سرانجام دیتے ہیں:۔

تراجم قرآن مجید

موجودہ دو عالمگیری جنگوں میں اس مسجد کا ھالینڈ، سپین، پرتگال، جرمن، فرانس، اٹلی اور روس کے مسلمانوں نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سال کی مدت میں ان ممالک کی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ تبلیغی کام بڑی سرگرمی اور استقلال سے جاری ہے جو کہ مومنین کے دیئے ہوئے اموال سے کیا جا رہا ہے۔

مالی قربانی

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ بعض مخلصین اپنی آمد کا ۱/۳ حصہ اس غرض کے لئے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے بہت سے لوگ اس امر کا یقین کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں یہ جماعت نہایت ہی دولتمند ہے یہ خیال تو غلط ہے۔ مگر حقیقتاً یہ جماعت اخلاص عبادت اور قربانی میں بہت سبقت رکھتی ہے۔

الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مُصَالِحُ العَرَبِ مَسِيرُ العَرَبِ"

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء آج کے الہام مسیر العرب کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ عرب میں چلنا۔ شاید مقدر ہو۔ کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی ۲۵-۲۶ سال کا عرصہ گزرا ہے۔ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

(تذکرہ ص ۵۱۷)

بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

فرمایا "خدا کا حکم ہے۔ کہ نماز وہ ہے۔ جس میں تضرع۔ اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیاں بدیاں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں۔ اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو۔ اور بہترین دعا فاتحہ ہے۔ کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آ جائیگا۔ تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہنچ جائے گا اور کامیاب ہو جائیگا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو۔ کہ یا الٰہی میں ایک تیرا گنہگار بندہ ہوں۔ اور افتادہ ہوں۔ میری رہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو۔ کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا۔ تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جائیگی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے۔ کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۴ء)

گریہ و بکاء کا پانی گناہوں کو دھوتا ہے

فرمایا "گناہ کی معافی کے واسطے پانی کا تعلق ہر قوم نے رکھا ہے۔ عیسائی بھی پانی سے بپتسمہ دیتے ہیں۔ اور دوسری بعض قومیں بھی کسی نہ کسی پانی کے ذریعہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتی ہیں۔ اسلام نے ایک پانی گناہوں کی معافی کے لئے رکھا ہے۔ جو دوسری قوموں کو نصیب نہیں ہے۔ وہ گریہ و بکا کا پانی ہے دوسرے بیرونی اور غیر حقیقی پانی ہیں۔ لیکن یہ پانی دل کے چشمہ سے پھوٹتا ہے۔ اور گناہوں کی تیرگی اور تاریکی کو لے جاتا ہے۔ اور یہی حقیقی پانی ہے۔ جس سے گناہ دھوئے جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

مشرقی پنجاب میں قیام امن کیلئے ایک کمانڈر مقرر کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۲ ستمبر ہندوستانی کابینہ کی ایک کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں پناہ گزینوں کے نکاس اور امن قائم کرنے کے کام سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک کمانڈر مقرر کیا جائے۔ نئے انتظام کے ماتحت نکاس کا کام تیز تر کرنے کیلئے نئے فوج کی زیادہ سے زیادہ تعداد مہیا کی جاوے گی۔

دہلی سے مہاجرین کی ۲ ٹرینوں کی روانگی

نئی دہلی ۱۲ ستمبر شہر کے جو مسلم باشندے یہاں سے باہر جانے کے خواہاں ہیں حکومت ہند انکی نقل مکانی کا بندوبست کر رہی ہے۔ کل رات یہاں سے مسلم مہاجرین کی دو ریل گاڑیاں لاہور روانہ کی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں میں زیادہ تر مسافر ہیں۔ اگلے دو تین دن میں مسلم مہاجرین کو لاہور بھیجنے کے لئے مزید ریل گاڑیاں چلائی جا رہی ہیں۔

پناہ گزینوں کی عملی امداد

کراچی ۱۱ ستمبر۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ آج کل یہاں سے روزانہ تین ساڑھے تین سو من اشیائے خوراک بذریعہ طیارہ دہلی پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور اس طرح وہاں گھرے ہوئے ہزاروں مسلم پناہ گزینوں کی امداد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو طیارے یہاں سے غیر مسلم پناہ گزینوں کو دہلی لے جا رہے ہیں۔ وہ واپسی میں وہاں سے مسلم پناہ گزینوں کو یہاں لا رہے ہیں۔ یہاں سے بہت سے ہندو اور سکھ ہر روز ٹرین بحری جہازوں اور طیاروں کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف حصوں کو جا رہے ہیں۔ اور اسی طرح ان ہی ذرائع سے متعدد مسلم پناہ گزین اور مسلم سرکاری ملازم پاکستان آ رہے ہیں۔

حکومت البانیہ کے خلاف امریکی امداد

بلغراد ۱۲ ستمبر۔ البانیہ کے صدر مقام طیرانہ میں حکومت کے ان مخالف لیڈروں کیخلاف مقدمہ چل رہا ہے جو خفیہ تحریک کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انکے خلاف یہ الزام ہے کہ امریکی سفارتخانہ واقعہ البانیہ کے حکام نے انہیں امداد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے بشرطیکہ وہ موجودہ حکومت البانیہ کو [illegible] ڈالنے کی کوشش کریں۔

اٹلی سے اتحادی فوجوں کا اخراج

روم ۱۲ ستمبر بحیرہ روم کے علاقہ کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر نے ایک پریس کانفرس میں بتایا کہ اٹلی کے معاہدہ امن کی شرائط کے مطابق اٹلی سے برطانوی اور امریکن فوجوں کا اخراج آج صبح سے شروع ہو گیا ہے مارگن لائن یوگوسلاویہ اور اٹلی کی سرحد سے اتحادی فوجوں کا اخراج پیر سے شروع ہو جائے گا۔ اسی دن برطانوی اور امریکن دستے ٹریسٹ کے جنوب میں پولا کے علاقہ کو خالی کر دیں گے جو اب یوگوسلاویہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس کیلئے پاکستانی وفد

جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب قائد وفد اور مندوب اعلیٰ ہونگے

کراچی ۱۲ ستمبر دولت عالیہ پاکستان کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خاں نیو یارک میں اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے اعلیٰ مندوب اور قائد ہوں گے۔ وفد کے ارکان حسب ذیل ہوں گے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں مندوب اعلیٰ اور قائد وفد۔ مسٹر ابو الحسن اصفہانی سفیر پاکستان برائے امریکہ۔ پیرزادہ عبد الستار بار ایٹ لار وزیر مال حکومت سندھ اور مسٹر لیاقت علی آف حیدر آباد۔

دیگر مندوبین کے ناموں کا اعلان بعد میں ہوگا۔ محکمہ تجارت کے مسٹر ایوب خاں آئی سی ایس مشاورتی سکرٹری کی حیثیت میں وفد کے ہمراہ جائیں گے۔ یہ وفد آج طیارہ میں کراچی سے روانہ ہو جائے گا۔

پاکستان کی نئی ٹکٹیں

کراچی ۱۲ ستمبر۔ پاکستان کی وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ٹکٹیں اور ڈاکخانے کے دوسرے تمام فارم بکنے کے لئے بازار میں آ جائیں گے۔ جن پر "پاکستان" کا لفظ چھپا ہوا ہوگا۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ کے بعد اگر کسی شے یا لفافہ پر ایسی ٹکٹیں نہ ہوئیں۔ جن پر "پاکستان" کا لفظ چھپا ہوا نہ ہو۔ تو اسے بیرنگ تصور کیا جائے گا۔

مدراس میں مسٹر گاندھی کے جنم دن پر عام تعطیل

مدراس ۱۲ ستمبر۔ حکومت مدراس نے ۲ اکتوبر کو مسٹر گاندھی کے جنم دن پر عام تعطیل کا اعلان کیا ہے۔

مصر میں انگریزوں کے خلاف شدید ناراضگی

لیک سکس ۱۱ ستمبر۔ اتحادی انجمن میں مصر و برطانیہ کے مسئلہ پر تعطل پیدا ہو گیا اور انجمن نے یہ سفارش کی کہ دونوں ملک پھر سے گفت و شنید کریں۔ اس پر چین کی طرف سے ایک فارمولا پیش ہوا۔ جس پر تنقید کرتے ہوئے مصری نمائندہ نقراشی پاشا نے کہا کہ جب تک انگریزی فوجیں مصر میں رہیں گی کوئی بات چیت کامیاب نہ ہو گی۔

راجا غضنفر علی کی واپسی

لاہور ۱۱ ستمبر حکومت پاکستان کے وزیر خوراک راجا غضنفر علی خاں مغربی پنجاب کے اضلاع میں ۸ روز تک امن کی مہم کے سلسلے میں سرگرم دورہ کرنے کے بعد آج لاہور واپس پہنچ گئے۔ آپ نے اضلاع گجرات۔ جہلم۔ جھنگ۔ لائل پور اور سرگودھا کا مسلسل دورہ کیا۔ اور متعدد مقامات پر عام جلسوں میں تقریریں کیں۔

پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ ہند کی

گاندھی جی سے ملاقات

نئی دہلی ۱۱ ستمبر پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان مسٹر زاہد حسین نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ جس کے بعد آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں نے گاندھی جی سے دہلی کی صورت حالات اور پناہ گزینوں کے متعلق بات چیت کی ہے۔ گاندھی جی کی تجویز یہ ہے کہ پناہ گزینوں کو ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنے گھروں کو واپس آ جائیں۔

قصور میں ہیضے کی تباہ کاریاں

لاہور ۱۱ ستمبر قصور سے مسلم ریلیف کیمپ کے سکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ وہاں ہیضے کی وبا نے شدت اختیار کر لی ہے کل ۹۵ افراد ہیضے کا شکار ہوئے اور آج ۱۲۵ اشخاص اس موذی مرض سے وفات پا گئے